INTERNATIONAL JOURNAL OF
SOCIAL SCIENCES BULLETIN
ISSN: (E) 3007-1917 (P) 3007-1909

Volume 4, Issue 3, 2026

PAKISTAN'S HALAL FOOD AUTHORITIES: A RESEARCH AND ANALYTICAL STUDY

پاکستان میں حلال فوڈ اتھارٹیز: قیام، مقاصد اور اثرات

Zainab Shehzadi[1], Dr. Waleed Khan[*2]

[1]MS Scholar, Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt College Women University Sialkot
*[*2]Lecturer Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt College Women University Sialkot*

[*2]waleedkhan764110.wk@gmail.com

Corresponding Author: *
Dr. Waleed Khan

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.22746376

Received	Accepted	Published
20 January 2026	05 March 2026	19 March 2026

ABSTRACT

Halal food is an important part of Muslim life and has gained wider importance in the modern food industry. The growth of processed foods, imported ingredients, food additives, modern production methods, packaging and international trade has made the determination of halal status more complex than it was in the past. In Pakistan, this changing situation has gradually led to the development of an institutional system for halal regulation, certification, standardization and supervision. The establishment of the Pakistan Halal Authority under the Pakistan Halal Authority Act, 2016, the Punjab Halal Development Agency, and the institutional arrangements relating to halal food in Khyber Pakhtunkhwa represent important steps in this direction. At the same time, Pakistan Standards and Quality Control Authority has developed and adopted a number of standards relating to halal food, certification bodies, accreditation, halal supply chains and halal quality management. This study examines the background, objectives and working structure of halal food authorities in Pakistan and analyses their role in protecting consumers, improving confidence in halal products, supporting domestic trade and strengthening export opportunities. The study also identifies challenges relating to coordination, awareness, certification, technical capacity and implementation. It concludes that Pakistan has developed the basic institutional framework for halal regulation, but greater coordination between federal and provincial institutions, stronger scientific and Shariah-based verification, improved public awareness and a more integrated system of certification and traceability are necessary for achieving the full potential of Pakistan's halal sector.

Keywords: *Halal Food, Pakistan Halal Authority, Halal Certification, Halal Standards, Consumer Protection, Food Regulation, Punjab Halal Development Agency, Islamic Law*

تمہید

حلال خوراک کا مسئلہ اسلامی زندگی میں ہمیشہ اہم رہا ہے، لیکن جدید دور میں اس کی نوعیت پہلے سے زیادہ پیچیدہ ہو گئی ہے۔ پہلے کسی غذا کے حلال یا حرام ہونے کا فیصلہ عموماً اس کے بنیادی اجزا اور تیاری کے سادہ طریقے سے کیا جا سکتا تھا۔ آج ایک تیار شدہ خوراک کے پیچھے مختلف خام اجزا، کیمیائی مادے، محفوظ رکھنے کے طریقے، مشینی عمل، پیکنگ، ذخیرہ اندوزی اور ایک سے دوسرے مقام تک ترسیل کے کئی مراحل شامل ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات خوراک میں شامل ایک معمولی جز بھی اس کے شرعی حکم پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے جدید دور میں حلال خوراک کی نگرانی صرف فرد کی ذاتی احتیاط کا مسئلہ نہیں رہی بلکہ اس کے لیے باقاعدہ ادارہ جاتی نظام کی ضرورت پیدا ہوئی ہے۔ اسلام نے کھانے پینے کے معاملے میں صرف حلال ہونے پر زور نہیں دیا بلکہ پاکیزگی اور اچھائی کو بھی اس کے ساتھ بیان کیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا

"اے لوگو! زمین میں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں، ان میں سے کھاؤ۔[1]"

اسی طرح فرمایا:

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا

"اور اللہ نے جو حلال اور پاکیزہ چیزیں تمہیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ۔[2]"

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ خوراک کا مسئلہ اسلامی شریعت میں محض ذائقے یا ضرورت سے متعلق نہیں بلکہ دینی ذمہ داری سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی حلال اور حرام کے درمیان فرق کو واضح کرتے ہوئے مشتبہ امور سے بچنے کی ہدایت فرمائی۔[3]

پاکستان ایک مسلم اکثریتی ملک ہے، اس لیے یہاں حلال خوراک کا موضوع مذہبی اعتبار سے بھی اہم ہے اور معاشرتی اور تجارتی اعتبار سے بھی۔ جدید صنعت اور بین الاقوامی تجارت میں پاکستان سے تیار شدہ غذائی اشیا، گوشت، دودھ سے بنی مصنوعات، بیکری اشیا، مصالحہ جات اور دوسری مصنوعات بیرون ملک بھیجی جاتی ہیں۔ ایسے ماحول میں ضروری ہو گیا تھا کہ حلال ہونے کے دعوے کو باقاعدہ معیار، جانچ اور تصدیق سے جوڑا جائے۔ اسی ضرورت کے تحت پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر مختلف ادارہ جاتی اقدامات سامنے آئے۔ یہ مقالہ پاکستان میں حلال خوراک سے متعلق قائم اداروں کے قیام، مقاصد، دائرۂ کار اور اثرات کا جائزہ لیتا ہے۔ اس میں بالخصوص پاکستان حلال اتھارٹی، پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی، خیبر پختونخوا فوڈ سیفٹی اینڈ حلال فوڈ اتھارٹی اور حلال معیار بندی کے نظام کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی یہ دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ ادارے صارف کے اعتماد، صنعت کی اصلاح، حلال تصدیق اور بین الاقوامی تجارت کے لیے کس حد تک مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔

حلال خوراک کا شرعی تصور اور جدید ضرورت

1. اسلامی شریعت میں حلال کا تصور وسیع ہے۔ حلال غذا سے مراد صرف یہ نہیں کہ جانور شرعی طریقے سے ذبح ہوا ہو، بلکہ خوراک کے اجزا، ان کی اصل، تیاری کے طریقے اور بعض صورتوں میں ان کی محفوظ رکھنے اور نقل و حمل کے مراحل بھی اہم ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید انسان کو رزق کے انتخاب میں حلال اور پاکیزہ دونوں پہلوؤں کا خیال رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لیے ایسی غذا جو بظاہر جائز معلوم ہو لیکن اس میں کوئی ناجائز جز شامل ہو، اس کے بارے میں تحقیق ضروری ہو جاتی ہے۔
2. نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

3. إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ، وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ
4. "حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے، اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں۔[3] "
5. جدید صنعتی خوراک میں یہی "مشتبہ" صورتیں زیادہ سامنے آتی ہیں۔ مثال کے طور پر جلیٹن، بعض غذائی رنگ، ذائقہ بڑھانے والے اجزا، انزائمز اور مختلف اضافی کیمیائی مادے کئی اقسام کی مصنوعات میں استعمال ہوتے ہیں۔ اگر ان کی اصل اور تیاری کا طریقہ معلوم نہ ہو تو عام صارف کے لیے حلال ہونے کا فیصلہ مشکل ہو جاتا ہے۔ اس مسئلے کا حل یہی ہے کہ صرف لیبل پر اعتماد کرنے کے بجائے ایسے ادارے موجود ہوں جو معیار مقرر کریں، متعلقہ عمل کی جانچ کریں اور باقاعدہ تصدیق کے بعد حلال نشان استعمال کرنے کی اجازت دیں۔
6. یہاں ایک اہم بات یہ ہے کہ حلال اور محفوظ خوراک ایک ہی چیز نہیں ہیں، اگرچہ دونوں میں گہرا تعلق ہے۔ کسی غذا کا حلال ہونا ایک شرعی معیار ہے جبکہ خوراک کا محفوظ، صاف ستھرا اور صحت کے لیے مناسب ہونا ایک طبی اور فنی معیار ہے۔ جدید حلال معیار بندی میں دونوں پہلوؤں کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پاکستان میں بھی حلال معیاروں کے تحت خوراک کی تیاری، پیکنگ، ذخیرہ، ترسیل اور دیگر مراحل کے بارے میں ضوابط مرتب کیے گئے ہیں۔[4]

پاکستان میں حلال اداروں کے قیام کا پس منظر

پاکستان میں حلال خوراک کے لیے ادارہ جاتی توجہ بتدریج بڑھی۔ ایک مرحلے تک حلال ہونے کے بارے میں بنیادی اعتماد مذہبی حلقوں، ذبح خانوں اور کاروباری اداروں کی اپنی ذمہ داری پر قائم تھا۔ لیکن جب خوراک کی صنعت بڑی ہوئی، تیار شدہ اشیا کا استعمال بڑھا اور بین الاقوامی تجارت میں حلال سرٹیفکیٹ کی اہمیت سامنے آئی تو حکومت کے لیے بھی ضروری ہو گیا کہ حلال شعبے کے لیے باقاعدہ قانونی اور انتظامی ڈھانچہ قائم کیا جائے۔

IEER
Institute for Excellence in Education & Research

اسی مقصد کے تحت پاکستان حلال اتھارٹی کا قیام عمل میں آیا۔ پاکستان حلال اتھارٹی ایکٹ 2016ء کے ذریعے وفاقی سطح پر یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ قانون کا بنیادی مقصد حلال اشیا اور حلال طریقہ کار سے متعلق تجارت اور کاروبار کو فروغ دینا اور مقامی و بین الاقوامی سطح پر حلال حیثیت کے تعین کے لیے نظام قائم کرنا تھا۔[5]

اس کے بعد صوبائی سطح پر بھی مختلف اقدامات سامنے آئے۔ پنجاب میں پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی ایکٹ 2016ء منظور کیا گیا، جس کا مقصد صوبے میں حلال خوراک اور دیگر حلال مصنوعات کی تجارت کو فروغ دینا اور اس شعبے میں مقررہ حلال معیاروں پر عمل درآمد کو یقینی بنانا تھا۔ قانون میں ملکی حلال تصدیق کے لیے سند اور حلال نشان کے استعمال سے متعلق امور بھی شامل کیے گئے ہیں۔[6]

خیبر پختونخوا میں اس سے پہلے ہی فوڈ سیفٹی اور حلال خوراک کو ایک ہی قانونی نظام میں شامل کیا جا چکا تھا۔ خیبر پختونخوا فوڈ سیفٹی اینڈ حلال فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2014ء کے تحت صوبائی سطح پر محفوظ اور معیاری خوراک کے ساتھ حلال خوراک کے معاملات کو بھی باقاعدہ دائرۂ اختیار میں لایا گیا۔[7]

اس طرح پاکستان میں حلال خوراک کا ادارہ جاتی نظام کسی ایک ادارے تک محدود نہیں رہا بلکہ وفاقی اور صوبائی سطح پر مختلف اداروں کی صورت میں سامنے آیا۔ یہ کثیر سطحی نظام بظاہر زیادہ جامع ہو سکتا ہے، لیکن اس میں واضح تقسیمِ کار، مشترکہ معیار اور باہمی تعاون بنیادی ضرورت بن جاتے ہیں۔

پاکستان حلال اتھارٹی کا قیام اور دائرہ کار

پاکستان حلال اتھارٹی وزارتِ سائنس و ٹیکنالوجی کے تحت پارلیمنٹ کے منظور کردہ ایکٹ نمبر VIII of 2016 کے ذریعے قائم ہوئی۔ سرکاری طور پر اس ادارے کو حلال اشیا اور حلال طریقہ کار سے متعلق تجارت کے فروغ کے ساتھ ساتھ مقامی، درآمدی اور برآمدی مصنوعات، خدمات اور عمل کی حلال حیثیت معلوم کرنے اور نگرانی کا اختیار دیا گیا ہے۔[5]

پاکستان حلال اتھارٹی کے قیام کی اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ حلال شعبہ اب محض مذہبی مسئلہ نہیں رہا بلکہ عالمی تجارت کا بھی حصہ بن چکا ہے۔ ایک ایسا ملک جو حلال اشیا کی بڑی منڈی اور پیداوار دونوں رکھتا ہو، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے حلال نظام کو واضح قوانین اور قابلِ اعتماد تصدیق کے ساتھ مضبوط کرے۔ اتھارٹی کے دائرۂ کار میں حلال معیاروں کی پابندی، حلال تصدیق کے اداروں سے متعلق نظام، مصنوعات کی تصدیق اور بعض متعلقہ شعبوں کی نگرانی شامل ہے۔ پاکستان حلال اتھارٹی اپنی سرگرمیوں میں ملکی، علاقائی اور بین الاقوامی معیاروں سے مطابقت پیدا کرنے پر زور دیتی ہے۔[8]

پاکستان حلال اتھارٹی ایکٹ کے شیڈول میں حلال خوراک کے بارے میں او آئی سی کی ہدایات بھی شامل ہیں۔ ان ہدایات میں خوراک کے خام مال سے لے کر اس کی تیاری، پیکنگ، لیبل، ذخیرہ، نقل و حمل، تقسیم اور فروخت تک مختلف مراحل کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ حلال ہونے کی جانچ صرف آخری تیار شدہ مصنوعات تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ پورے پیداواری سلسلے کو دیکھنا ضروری ہے۔[9]

پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی کا کردار

پنجاب پاکستان کا آبادی اور صنعتی سرگرمی کے لحاظ سے ایک بڑا صوبہ ہے۔ یہاں گوشت، دودھ، بیکری، مشروبات، مصالحہ جات، تیار شدہ خوراک اور دوسری مصنوعات کی وسیع منڈی موجود ہے۔ اس پس منظر میں پنجاب میں الگ حلال ادارے کا قیام خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی ایکٹ 2016ء کے مطابق ادارے کے بنیادی فرائض میں حلال مصنوعات کی تجارت کا فروغ، حلال معیاروں کے نفاذ میں تعاون، ملکی حلال سند کا اجرا اور حلال نشان کے درست استعمال کی نگرانی شامل ہے۔ قانون حلال نشان کے غلط یا غیر مجاز استعمال کو بھی قابلِ مواخذہ بناتا ہے۔[6]

یہ پہلو صارف کے اعتماد کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اگر ہر کاروباری ادارہ اپنی مصنوعات پر بغیر تصدیق کے حلال کا نشان لگانے لگے تو حلال نشان کی وقعت کم ہو جاتی ہے۔ اس لیے حلال لوگو صرف ایک تجارتی علامت نہیں بلکہ ایک اعتماد کی علامت ہونا چاہیے۔ اس اعتماد کی بنیاد باقاعدہ جانچ اور مسلسل نگرانی پر قائم رہتی ہے۔

پنجاب میں حلال نظام کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ صوبائی فوڈ نگرانی کے وسیع تر نظام کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس صورت میں حلال کے شرعی تقاضوں اور خوراک کے معیار و صحت کے تقاضوں کو ایک دوسرے سے الگ کرنے کے بجائے مربوط انداز میں دیکھا جا سکتا ہے۔

خیبر پختونخوا میں حلال خوراک کا نظام

خیبر پختونخوا فوڈ سیفٹی اینڈ حلال فوڈ اتھارٹی ایک مثال ہے جہاں خوراک کے تحفظ اور حلال خوراک کو ایک ہی ادارہ جاتی فریم میں رکھا گیا ہے۔ متعلقہ قانون کا مقصد محفوظ اور معیاری خوراک کی فراہمی کے ساتھ حلال خوراک کے معاملات کو بھی منظم کرنا ہے۔[7]

اس ادارے کے دائرۂ کار میں خوراک کے کاروبار کی رجسٹریشن، معائنہ، مصنوعات کی جانچ، خوراک کے کارکنوں کی تربیت اور حلال خوراک سے متعلق معاملات شامل ہیں۔ سرکاری معلومات کے مطابق ادارہ خوراک کی جانچ کے لیے تجربہ گاہیں چلاتا ہے اور کاروباری اداروں اور خوراک کے کارکنوں کے لیے تربیتی پروگرام بھی منعقد کرتا ہے۔[10]

خیبر پختونخوا کا تجربہ اس اعتبار سے اہم ہے کہ صرف قانون بنانا کافی نہیں ہوتا۔ قانون پر عمل درآمد کے لیے معائنہ، تجربہ گاہ، تربیت اور مسلسل نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر حلال تصدیق کو سائنسی جانچ اور عملی معائنہ کے ساتھ جوڑا جائے تو صارف کے اعتماد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

پاکستان میں حلال معیار بندی کا نظام

حلال خوراک کا مؤثر نظام صرف اتھارٹی کے قیام سے نہیں بنتا۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ حلال ہونے کا معیار کیا ہوگا اور مختلف ادارے کس بنیاد پر کسی مصنوعات کو حلال قرار دیں گے۔ اس سلسلے میں پاکستان اسٹینڈرڈز اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی نے حلال کے لیے متعدد معیار مرتب اور اختیار کیے ہیں۔ حلال خوراک کے لیے PS:3733-2022 ایک اہم معیار ہے، جس میں حلال خوراک کے عمومی تقاضے بیان کیے گئے ہیں۔ اسی طرح PS:4992-2022 ان اداروں کے لیے معیار مقرر کرتا ہے جو حلال تصدیق کا کام کرتے ہیں۔ حلال تصدیقی اداروں کو تسلیم کرنے والے اداروں کے لیے بھی الگ معیار موجود ہے۔ اس کے علاوہ حلال ترسیلی نظام، گودام، خوردہ فروشی، حلال معیار کے انتظام اور غذائی اضافی اجزا کے بارے میں بھی الگ معیار موجود ہیں۔[11]

یہ نظام اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ پاکستان میں حلال کے مسئلے کو صرف ذبح اور گوشت تک محدود نہیں سمجھا جا رہا۔ اب حلال کا تصور پورے پیداواری اور ترسیلی نظام تک پھیل چکا ہے۔ یہی جدید حلال نظام کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

پاکستانی حلال نظام میں معیار بندی کا یہ مرحلہ بنیادی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اگر معیار واضح نہ ہوں تو تصدیق کے مختلف ادارے مختلف اصول اپنا سکتے ہیں۔ اس لیے ایک متفقہ قومی معیار صارف، صنعت اور برآمد کنندہ تینوں کے لیے مفید ہے۔

حلال تصدیق اور حلال نشان کی اہمیت

عام صارف کے لیے کسی مصنوعات کے اجزا یا تیاری کے تمام مراحل کی جانچ کرنا ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حلال تصدیق کا ادارہ جاتی نظام وجود میں آیا۔ حلال تصدیق کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی مصنوعات یا ادارے کے متعلق مقررہ شرعی اور فنی معیاروں کی جانچ کی جائے اور اطمینان کی صورت میں باقاعدہ تصدیقی سند دی جائے۔ یہاں یہ فرق سمجھنا ضروری ہے کہ سرٹیفکیٹ خود حلال نہیں بناتا بلکہ سرٹیفکیٹ اس امر کا ثبوت فراہم کرتا ہے کہ مقررہ معیار کے مطابق مصنوعات یا عمل کی جانچ کی گئی ہے۔ اس لیے کسی ایک وقت کا معائنہ کافی نہیں ہونا چاہیے۔ اگر بعد میں اجزا بدل جائیں، پیداواری طریقہ تبدیل ہو جائے یا خام مال کا ذریعہ بدل جائے تو دوبارہ نگرانی ضروری ہو جاتی ہے۔

پاکستان حلال اتھارٹی نے مقامی حلال تصدیقی اداروں کی رجسٹریشن کے لیے باقاعدہ طریقۂ کار بھی وضع کیا ہے۔ اس نظام میں تصدیقی اداروں کی جانچ اور بعد ازاں ان کی نگرانی اور تجدید کا تصور شامل ہے۔[12]

اسی طرح پاکستان نیشنل ایکریڈیٹیشن کونسل کی فہرست میں حلال تصدیقی اداروں کی منظوری کا نظام موجود ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں حلال نظام صرف مصنوعات کی سند تک محدود نہیں بلکہ خود تصدیقی اداروں کی اہلیت کی جانچ کا بھی انتظام موجود ہے۔[13]

حلال اداروں کے مقاصد

پاکستان میں حلال فوڈ اتھارٹیز کے بنیادی مقاصد کو مجموعی طور پر دیکھا جائے تو ان میں چند اہم پہلو سامنے آتے ہیں۔

پہلا مقصد یہ ہے کہ مسلمان صارف کو اپنی خوراک کے بارے میں قابلِ اعتماد معلومات اور اطمینان حاصل ہو۔ اسلامی معاشرے میں یہ ایک بنیادی ضرورت ہے کیونکہ صارف ہر مرحلے کی ذاتی طور پر تحقیق نہیں کر سکتا۔

دوسرا مقصد صنعت میں معیار پیدا کرنا ہے۔ حلال سند کے لیے جب ایک واضح معیار مقرر ہوتا ہے تو صنعت کار کو بھی اپنی پیداوار، خام مال اور تیاری کے طریقے کو بہتر بنانا پڑتا ہے۔

تیسرا مقصد برآمدات میں سہولت پیدا کرنا ہے۔ کئی ممالک میں حلال سرٹیفکیٹ درآمد کے لیے اہم شرط بن چکا ہے۔ اس لیے پاکستان کے لیے ضروری ہے کہ اس کا حلال سرٹیفکیٹ بین الاقوامی سطح پر قابلِ اعتماد اور قابلِ قبول ہو۔

چوتھا مقصد غلط حلال دعووں کی روک تھام ہے۔ حلال لوگو کے غیر مجاز استعمال یا ایسی مصنوعات کو حلال قرار دینے کی کوشش جو مقررہ معیار پر پوری نہ اترتی ہوں، صارف اور حلال صنعت دونوں کے لیے نقصان دہ ہے۔

پانچواں مقصد حلال صنعت کی مجموعی ترقی ہے۔ حلال شعبے میں صرف گوشت ہی شامل نہیں بلکہ خوراک، ادویات، کاسمیٹکس، پیکنگ، رسد، سیاحت اور دیگر شعبے بھی بتدریج اس دائرے میں آ رہے ہیں۔ پاکستان میں بھی معیار بندی کا دائرہ ان شعبوں تک بڑھایا جا رہا ہے۔[11]

حلال فوڈ اتھارٹیز کے اثرات

پاکستان میں حلال اداروں کے قیام کا ایک اہم اثر یہ ہے کہ حلال کا تصور اب زیادہ منظم ادارہ جاتی شکل اختیار کر رہا ہے۔ ماضی میں حلال ہونے کا معاملہ زیادہ تر ذبح یا مذہبی اعتماد تک محدود سمجھا جاتا تھا، جب کہ اب خام مال سے لے کر تیار شدہ مصنوعات تک متعدد مراحل کی جانچ کی بات کی جاتی ہے۔

دوسرا اثر صارف کے اعتماد سے متعلق ہے۔ جب کوئی معروف اور مجاز ادارہ کسی مصنوعات کی تصدیق کرتا ہے تو صارف کے لیے انتخاب نسبتاً آسان ہو جاتا ہے۔ تاہم یہ اعتماد اسی وقت قائم رہ سکتا ہے جب تصدیقی ادارہ غیر جانب دار ہو اور نگرانی مستقل بنیادوں پر جاری رہے۔

تیسرا اثر صنعتی نظام پر پڑتا ہے۔ حلال معیار پورا کرنے کے لیے کاروباری اداروں کو اپنے پیداواری طریقوں، صفائی، خام مال، ذخیرہ اور پیکنگ کے نظام کو منظم کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح حلال معیار بعض صورتوں میں مجموعی معیار اور نظم و ضبط کو بھی بہتر بنا سکتے ہیں۔

چوتھا اثر برآمدی تجارت سے متعلق ہے۔ پاکستان میں حلال مصنوعات کی تیاری اور برآمدات کے لیے ایک منظم تصدیقی نظام ضروری ہے۔ پاکستان حلال اتھارٹی کا قانونی دائرۂ کار بھی مقامی تجارت کے ساتھ درآمد اور برآمد شدہ مصنوعات کی حلال حیثیت سے متعلق ہے۔[5]

پانچواں اثر یہ ہے کہ حلال خوراک اور خوراک کی حفاظت کے درمیان تعلق زیادہ نمایاں ہوا ہے۔ پاکستان کے حلال معیاروں میں خوراک کے پیداواری عمل، ترسیل، ذخیرہ اور متعلقہ نظام کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔[11]

ادارہ جاتی نظام کا تنقیدی جائزہ

پاکستان میں حلال اداروں کا قیام ایک مثبت قدم ہے، لیکن صرف ادارے قائم ہو جانے سے نظام مکمل نہیں ہو جاتا۔ اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ مختلف ادارے کس حد تک ایک دوسرے کے ساتھ مربوط انداز میں کام کرتے ہیں۔

وفاقی سطح پر پاکستان حلال اتھارٹی، معیار بندی کے لیے PSQCA ، تصدیقی اداروں کی منظوری سے متعلق PNAC اور صوبائی فوڈ اتھارٹیز اپنے اپنے دائرے میں کام کرتے ہیں۔ یہ تقسیم اپنی جگہ مفید ہے، لیکن اگر ایک ہی مصنوعات کے بارے میں مختلف مراحل پر مختلف اداروں کی ذمہ داریاں واضح نہ ہوں تو کاروباری اداروں اور صارفین دونوں کے لیے پیچیدگی پیدا ہو سکتی ہے۔

دوسرا مسئلہ عوامی آگاہی کا ہے۔ بہت سے صارفین کے لیے حلال لوگو اور کسی ادارے کی مجاز تصدیق کے درمیان فرق واضح نہیں ہوتا۔ صرف پیکٹ پر "حلال" لکھا ہونا کافی نہیں، بلکہ یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ تصدیق کس ادارے نے کی اور کیا وہ ادارہ مجاز اور تسلیم شدہ ہے۔

تیسرا مسئلہ چھوٹے کاروباروں کا ہے۔ بڑی صنعتی کمپنیوں کے لیے معیار، دستاویزات اور تصدیق کے اخراجات برداشت کرنا نسبتاً آسان ہو سکتا ہے، لیکن چھوٹے کاروباروں کے لیے یہی عمل مشکل ہو سکتا ہے۔ اگر نظام بہت پیچیدہ یا مہنگا ہو جائے تو چھوٹے کاروباری ادارے رسمی نظام سے باہر رہنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اس لیے تصدیق کا نظام مضبوط ہونے کے ساتھ قابلِ عمل بھی ہونا چاہیے۔

چوتھا مسئلہ سائنسی سہولیات اور ماہر افرادی قوت کا ہے۔ جدید حلال نظام میں بعض معاملات صرف ظاہری معائنہ سے حل نہیں ہوتے۔ بعض اجزا کی اصل معلوم کرنے، کیمیائی تجزیہ کرنے اور پیچیدہ مصنوعات کی جانچ کے لیے اچھی تجربہ گاہوں اور تربیت یافتہ ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔

پانچواں مسئلہ یہ ہے کہ حلال نظام میں شرعی اور فنی مہارت دونوں کی ضرورت ہے۔ صرف مذہبی معلومات یا صرف سائنسی معلومات کافی نہیں۔ بہتر نظام وہی ہو گا جس میں علماء، خوراک کے ماہرین، کیمسٹ، ویٹرنری ماہرین اور معیار بندی کے ماہرین باہمی تعاون سے کام کریں۔

IEER
Institute for Excellence in Education & Research

وفاقی اور صوبائی اداروں کے درمیان باہمی ربط

پاکستان کے موجودہ نظام میں وفاقی اور صوبائی ادارے دونوں اہم ہیں۔ وفاقی سطح پر پاکستان حلال اتھارٹی حلال شعبے کے بڑے قانونی اور تجارتی پہلوؤں کو دیکھتی ہے جبکہ صوبائی ادارے زمینی سطح پر خوراک کے کاروبار، معائنہ اور مقامی نگرانی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لیے مستقبل میں بہتر نظام کے لیے اداروں کے درمیان واضح تقسیم کار ضروری ہے۔ ایک ایسا مربوط طریقۂ کار ہونا چاہیے جس میں صنعت کار کو معلوم ہو کہ حلال تصدیق کے لیے کس ادارے سے رابطہ کرنا ہے، کون سا قومی معیار لاگو ہو گا اور نگرانی کس سطح پر ہو گی۔

اس مقصد کے لیے مشترکہ معلوماتی نظام بھی مفید ہو سکتا ہے۔ اگر حلال تصدیقی اداروں، مجاز مصنوعات، معطل شدہ اسناد اور متعلقہ کاروباری اداروں کا ایک منظم قومی ریکارڈ دستیاب ہو تو صارف اور صنعت دونوں کے لیے معلومات حاصل کرنا آسان ہو جائے گا۔

حلال نظام اور صارف کا تحفظ

صارف کا تحفظ حلال اداروں کے قیام کا ایک بنیادی مقصد ہونا چاہیے۔ مسلمان صارف صرف اس لیے کسی مصنوعات کو حلال نہیں سمجھنا چاہتا کہ کمپنی نے اس پر ایک نشان لگا دیا ہے، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اس نشان کے پیچھے ایک معتبر اور قابلِ اعتماد نظام موجود ہو۔

یہ اعتماد اس وقت پیدا ہوتا ہے جب تصدیق کے معیار واضح ہوں، معائنہ باقاعدہ ہو، غلط استعمال کے خلاف کارروائی ہو اور شکایت کے لیے آسان راستہ موجود ہو۔ حلال نظام میں شفافیت کی یہی ضرورت ہے کہ تصدیقی عمل صرف کاروباری ادارے اور متعلقہ اتھارٹی کے درمیان ایک کاغذی

کارروائی نہ بن جائے بلکہ اس کا تعلق حقیقی پیداوار اور عملی نگرانی سے ہو۔ پاکستان میں یہ پہلو مزید مضبوط کرنے کی ضرورت ہے کہ صارفین کو حلال نشان کی مختلف اقسام، تصدیق کرنے والے اداروں اور سرکاری منظوری کے بارے میں آسان زبان میں آگاہ کیا جائے۔

حلال صنعت کے مستقبل کی سمت

پاکستان میں حلال خوراک کے لیے بنیادی قانونی اور ادارہ جاتی ڈھانچہ قائم ہو چکا ہے۔ اب اصل توجہ اس نظام کو زیادہ مؤثر اور باہم مربوط بنانے پر ہونی چاہیے۔ حلال شعبے کی ترقی صرف زیادہ سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے نہیں ہوگی بلکہ معیار، اعتماد اور مستقل نگرانی سے ہوگی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حلال تصدیقی عمل میں جدید سائنسی طریقوں کا استعمال بڑھایا جائے۔ خام مال کی سراغ رسانی، ڈیجیٹل ریکارڈ، مصنوعات کے اجزا کی جانچ اور پیداواری مراحل کی نگرانی مستقبل کے حلال نظام کو زیادہ مضبوط بنا سکتی ہے۔

اسی طرح حلال صنعت میں تحقیق کو فروغ دینا بھی ضروری ہے۔ جامعات، دینی مدارس، تحقیقی اداروں اور سرکاری اداروں کے درمیان تعاون سے ایسے مسائل پر مستقل تحقیق ہو سکتی ہے جن کا تعلق نئے غذائی اجزا، جدید ٹیکنالوجی، حیاتیاتی مصنوعات اور عالمی تجارت سے ہے۔ ایک اور اہم ضرورت ماہر افراد کی تیاری ہے۔ ایسے ماہرین درکار ہیں جو شریعت، خوراک، کیمسٹری اور صنعتی عمل کو ایک ساتھ سمجھتے ہوں۔ جامعات میں حلال سائنس، حلال مینجمنٹ اور اسلامی قانون کے باہمی تعلق سے متعلق نصاب اور تحقیق اس سلسلے میں مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

IEER
Institute for Excellence in Education & Research

خلاصۂ بحث

پاکستان میں حلال خوراک کے لیے ادارہ جاتی نظام کا قیام جدید دور کی ایک اہم ضرورت کا جواب ہے۔ حلال خوراک پہلے بھی مسلمانوں کے لیے دینی اعتبار سے اہم تھی، لیکن جدید صنعتی نظام نے اس مسئلے کی نوعیت بدل دی ہے۔ اب کسی مصنوعات کے حلال ہونے کا فیصلہ صرف اس کے ظاہری اجزا یا ذبح کے عمل تک محدود نہیں رہا بلکہ خام مال، تیاری، پیکنگ، ذخیرہ، نقل و حمل اور فروخت کے کئی مراحل بھی اس میں شامل ہو گئے ہیں۔

پاکستان حلال اتھارٹی کا قیام، پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی اور خیبر پختونخوا فوڈ سیفٹی اینڈ حلال فوڈ اتھارٹی جیسے اداروں کی موجودگی اور PSQCA کے حلال معیار اس بات کا ثبوت ہیں کہ پاکستان نے حلال شعبے کو باقاعدہ قانونی اور انتظامی بنیاد فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم ایک مؤثر حلال نظام کے لیے اداروں کا قیام کافی نہیں۔ معیارات کی یکسانیت، تصدیقی اداروں کی اہلیت، سائنسی جانچ، مستقل نگرانی، عوامی آگاہی اور وفاقی و صوبائی اداروں کے باہمی تعاون کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

نتائج

1۔ پاکستان میں حلال خوراک کے لیے باقاعدہ قانونی اور ادارہ جاتی ڈھانچہ قائم ہو چکا ہے۔

2۔ پاکستان حلال اتھارٹی وفاقی سطح پر حلال اشیا، عمل اور خدمات کے فروغ اور حلال حیثیت کے تعین میں بنیادی کردار رکھتی ہے۔

3۔ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں حلال خوراک کے حوالے سے صوبائی سطح پر بھی باقاعدہ ادارہ جاتی انتظام موجود ہے۔

4۔ پاکستان میں حلال معیار اب صرف گوشت یا ذبح تک محدود نہیں بلکہ خوراک کی تیاری، پیکنگ، ذخیرہ، ترسیل اور دیگر مراحل تک پھیل چکے ہیں۔

5۔ حلال تصدیق کا نظام صارف کے اعتماد کے لیے اہم ہے، لیکن اس اعتماد کے لیے مستقل نگرانی اور شفاف تصدیقی عمل ضروری ہے۔

6۔ حلال اور خوراک کی حفاظت الگ الگ تصورات ہیں، لیکن جدید حلال نظام میں دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط انداز میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

7۔ وفاقی اور صوبائی اداروں کی مشترکہ ذمہ داریوں کے باعث واضح تقسیمِ کار اور بہتر باہمی رابطہ ضروری ہے۔

8۔ سائنسی تجربہ گاہوں، تربیت یافتہ ماہرین اور جدید جانچ کے طریقوں کی دستیابی حلال نظام کو مزید مضبوط بنا سکتی ہے۔

9۔ پاکستان کے لیے حلال نظام نہ صرف مذہبی ضرورت بلکہ صنعتی ترقی اور بین الاقوامی تجارت کے اعتبار سے بھی اہم ہے۔

10۔ حلال صنعت کے مستقبل کے لیے ایک مربوط قومی نظام، بہتر سراغ رسانی اور عوامی آگاہی ناگزیر ہے۔

حواشی و حوالہ جات

[1] القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، 2:168۔

[2] القرآن الکریم، سورۃ المائدۃ، 5:88۔

[3] البخاري، محمد بن إسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الإیمان، باب فضل من استبرأ لدینہ۔

[4] Pakistan Halal Authority, Pakistan Halal Authority Act, 2016, Schedule I, OIC Guidelines for Halal Food۔

[5] Government of Pakistan, Pakistan Halal Authority Act, 2016 (Act No. VIII of 2016), Gazette of Pakistan, 1 March 2016۔

[6] Government of Punjab, The Punjab Halal Development Agency Act 2016 (Act LVI of 2016), Gazette of Punjab, December 2016۔

[7] Government of Khyber Pakhtunkhwa, The Khyber Pakhtunkhwa Food Safety and Halal Food Authority Act, 2014۔

[8] Pakistan Halal Authority, Introduction and official information regarding mandate and functions۔

[9] Pakistan Halal Authority Act, 2016, Schedule I, OIC Guidelines for Halal Food۔

[10] Khyber Pakhtunkhwa Food Safety & Halal Food Authority, official information regarding licensing, inspection, laboratories and training۔

IEER Institute for Excellence in Education & Research

[11] Pakistan Standards and Quality Control Authority, Halaal Division, Pakistan Standards relating to Halal Food, Halal Certification, Halal Accreditation, Halal Supply Chain and Halal Quality Management.

[12] Pakistan Halal Authority, Procedure for Registration of Local Halal Certification Bodies (LHCBs).

[13] Pakistan National Accreditation Council, Halal Certification Bodies، Government of Pakistan.

[14] Pakistan Halal Authority, Registered Halal Certification Bodies and related regulatory information.

[15] Government of Khyber Pakhtunkhwa, Food Safety and Halal Food Authority official portal and regulations.

IEER
Institute for Excellence in Education & Research